السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک شخص جو سویا رہتا ہے اور نماز فجر کو ظہر سے قریباً دو گھنٹے پہلے ادا کرتا ہے اس کے بارے میں کیا حکم ہے ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

عذر کے بغیر نماز کو وقت سے مؤخر کر کے ادا کرنا جائز نہیں اور نیند ہر شخص کے لئے عذر نہیں بن سکتی کیونکہ انسان کے لئے یہ ممکن ہے کہ وہ جلدی سوئے تاکہ نماز کے لئے جلد بیدار ہو سکے اسی طرح یہ بھی ممکن ہے کہ وہ اپنے والدین یا کسی بھائی یا پڑوسی وغیرہ سے کہہ دے کہ وہ اسے بیدار کر دے علاوہ ازیں آدمی کو خود بھی چاہیئے کہ نماز کا اس قدر خیال کرے اور نماز کو دل میں اس طرح جگہ دے کہ جب وقت قریب ہو تو دل میں خود بخود احساس پیدا ہو جائے خواہ آدمی سویا ہوا ہی کیوں نہ ہو لہذا جو شخص ہمیشہ نماز فجر کو ضحیٰ کے وقت میں ادا کرتا ہے تو اس کے معنی یہ ہیں کہ اس کے دل میں نماز کا ہرگز اہتمام نہیں ہے بہرحال انسان کو حکم یہ ہے کہ جہاں تک ممکن ہو وہ نماز کو زیادہ سے زیادہ قریب وقت میں ادا کرے اور اگر سویا ہوا ہے تو اٹھ کر جلد پڑھ لے اسی طرح جو بھول گیا ہو اسے جب یاد آئے فوراً پڑھ لے ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج1ص402

محدث فتویٰ